OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 28, Issue, 1, 2023
http://alqalamjournalpu.com/

امام ابن زبیرؒ اور امام سیوطیؒ کے آرا کی روشنی میں سورۃ الانفال اور التوبہ کے مناسبات "ایک تحقیقی و تقابلی جائزہ"

A Research-based comparative Analysis of Imam ibn e Zubair' and Imam Sauti's views about relationship between Sura e Toba and Sura e Anfal

Dr. Akbar Ali
Arabic Teacher, Department of Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan
Dr. Fazal Ahad
SST(G), Department of Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan
Dr. Aftab Ahmad
Senior Qari, Department of Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan

Abstract

Quran; a book of wonders, is the last book of Allah revealed on the prophet PBUH. Allah, the almighty Himself has described the features of the concerned book. One of the unique and miraculous characteristics of Quran is the existence of Organic unity among all the ingredients (Ayas, Suras etc). One part of the Quran is intrinsically coordinated with the other. The Mufasireen and experts call the same quality of Quran as Coordination or simply Organic Unity. There are several categories of the same Unity in Quran like, relationship of a particular Surah with its preceding and succeeding surah, relationship of an initial surah with a terminal one, obligation among different principles, coordination among different Verses addressing diverse subject matters and coherence between the initial Ayat and the last Ayat of a particular surah etc.Though, majority of the Mufasireen are agreed upon the fact that the arrangement of all the surahs is a spiritual act i.e that is the act of GOD (TAUQEEFI) and this is the reason that there is a logic and significance in the arrangement and organization of all the suirahs of Quran. Yet, there are two surahs of Quran which the Mufasireen particularly Imam e BEIHAQI and Imam e SAUTIE believe that their unity has been highlighted through TAUFEEQ (Act of the Sahaba through their own intellectuality). It becomes a unique discussion by then that how these suras are coordinated with their preceding suras and succeeding surahs. It is an appealing subject matter for most of the MUFASEEREEN but Imam Ahmad ibn e Ibrahim and Imam e Sautei have written certain books named Al-Burhan Fie Tanasub e Suaril Quran and Asrari Tarteebil Quran which truly reflect upon the said phenomenon. The current research work aims at making a comparative analysis of the relationship between Sua e Anfal and Sura e tauba in terms of the coherence existing between them and their relationship with the preceeding and succeeding surahs.

KEYWORDS:

Sura e Anfal, Sura e Tauba, Coherance, Tauqeef.

Date of Publication: 30-06-2023

تمہید:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ حکمتوں بھری آخری کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کتاب کی صفت حکیم بیان کی ہے۔ قرآن کریم کی حِکم اور معجز صفات میں سے ایک بڑی حکمت اجزائے قرآن کا آپس میں مربوط ہونا ہے جس کو مفسرین مناسبت اور نظام کے اصطلاحات سے تعبیر کرتے ہیں۔ مناسبات قرآن کی پھر کئی ذیلی قسمیں ہیں جیسے سورت کا اپنے ماقبل اور مابعد سورت سے ربط، ابتدائے سورت کا انتہائے سورت سے ربط، احکام آپس میں تلازم، قصص کا آپس میں ربط، مضامین مختلفہ پر مشتمل آیات کا آپس میں ربط اور آیت کے آخر کا ابتدائے آیت سے ربط وغیرہ۔

چونکہ جمہور مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قران کریم کے سورتوں کی ترتیب توقیفی یعنی من جانب اللہ ہے اس وجہ سے اس ترتیب میں حکمتیں موجود ہے چاہے سمجھ میں جلد آئے یا بدیر۔ البتہ دو سورتوں سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ میں امام بیھقیؒ اور امام سیوطیؒ اور بعض دوسرے مفسرین کی رائے یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کی ترتیب توفیقی یعنی صحابہ کرامؓ کی اجتہاد پر مبنی ہے۔ اس وجہ سے مذکورہ دونوں سورتوں کا ماقبل اور مابعد کے ساتھ مناسبات کی بحث دوسرے سورتوں کے مقابلے میں ایک امتیازی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ سورت کا اپنے ماقبل اور مابعد سورت کے ساتھ مناسبات پر مفسرین نے بحث کی ہے تاہم اس موضوع پر امام احمد بن ابراہیم بن زبیر رحمہ اللہ نے البرہان فی تناسب سور القرآن اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے اسرار ترتیب القرآن لکھی ہے۔ مذکورہ دونوں کتابوں کا اس فن میں بنیادی حیثیت ہونے کی بناء پر اس تحقیقی مضمون میں مذکورہ دونوں سورتوں کے مناسبات کے حوالے سے تحقیقی و تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔

احمد بن ابراہیمؒ کا تعارف:

آپؒ کی کنیت ابو جعفر ہے اور اپنے دادا کے نام کی طرف منسوب ہو کر ابن زبیر سے مشہور ہے۔ غرناطہ اور قرطبہ کے درمیان جیان مقام پر 627ھ / 1230ء کو پیدا ہوئے۔ علم و عمل کا پیکر تھے عاجزی اور انکساری کی صفت سے متصف تھے۔ آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے مختلف علوم جیسے تفسیر، حدیث، فقہ اور قراءت میں مہارت سے نوازا تھا۔ آپؒ کے مشہور اساتذہ میں ابن سید الناسؒ، ابن دقیق العید قشیریؒ اور عمر السکونیؒ شامل تھے جبکہ شاگردوں میں مشہور مفسر و نحوی ابو حیانؒ، ابن المرابطؒ اور امام تنوخیؒ شامل ہیں۔ ملاک التاویل، ایضاح السبیل، ردع الجاہل اور تعلیقۃ علی کتاب سیبویہ کے علاوہ آپ کی مشہور تصنیف البرھان فی تناسب سور القرآن ہے۔([1]) اس کتاب

میں آپؒ نے قرآن کریم کے تمام سورتوں کا ماقبل ومابعد سے مناسبت بیان کیاہے۔جس کے لئے آپؒ نے اکثر سورتوں میں مرکزی مضامین کاخلاصہ اور نچوڑ نکالاہے اورپھراس کومابعد سورت کے ساتھ مرتبط کیاہے۔اس کتاب کوسورتوں کے آپس میں مناسبات کے علم میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔آپؒ کے بعد امام بقاعیؒ ،امام سیوطیؒ اوردوسرے کئی مفسرین نےاس موضوع پرقلم اٹھایاہےتومذکورہ کتاب سےاستفادہ دیاہے۔اوراسے اس فن میں پہلی کتاب شمار کیاہے۔708ھ بمطابق 1307ءوفات پائی۔([2])

سیوطیؒ کاتعارف:

آپ ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکرجلال الدین السیوطی ہے۔849ھ/1445ء کو قاہرہ کےایک قدیم شہرسیوطیہ میں پیداہوئے۔حصول علم کےواسطے دوردراز کے اسفارکئے۔آپ کے شیوخ میں محمد سلیمانؒ،جلال الدین محلیؒ،ابن الہمامؒ اوریحیٰ بن محمد المناویؒ مشہورہیں۔جبکہ شاگردوں میں قطب الدین السفوریؒ،شمس الدین شنشوریؒ،ابن ایاس حنفیؒ اورمحمد الداؤدیؒ شامل ہیں۔آپؒ نے تفسیر،حدیث ،فقہ،اصول تفسیر،اصول حدیث ،اصول فقہ،تاریخ اوردوسرے کئی علوم میں سینکڑوں کتابیں تصنیف کی ہے۔([3])

علم المناسبت کےباب میں بھی آپؒ نےگران قدرخدمات انجام دی ہے۔قرآن کریم کےوجوہ اعجاز، بلاغت اورمناسبات سور وآیات پرمشتمل کتاب اسرارالتنزیل لکھی۔پھراسی کتاب سےمناسبات سورکوالگ ملخص کیاجومکتبہ دارالفضیلۃللنشر والتوضیع قاہرہ مصرسےاسرارترتیب القرآن کےنام سےچھپ چکی ہے۔الاتقان فی علوم القرآن کےایک نوع کےعلاوہ مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع بھی آپؒ کی اس فن میں بنیادی اہمیت کی حامل تصانیف ہیں۔آپؒ نےآخری زمانےمیں گوشہ نشینی اختیارکی تھی اورتصانیف کےلئےیکسوہوگئے تھے۔911ھ/1505ءکووفات پائی۔([4])

ابن زبیرؒ کےہاں ترتیب سورکےتوقیفی یاتوفیقی ہونےکاربط پراثر:

جمہورمفسرین اورعلم مناسبت پرتحقیقی نظررکھنےوالےعلماءکی رائےیہ ہےکہ قرآن کریم کےآیات اورسورتوں کی ترتیب توقیفی یعنی من جانب اللہ ہے۔اوراگراس ترتیب کوتوفیقی یعنی صحابہ کرامؓ کااجتہاد قراردیاجائےجیساکہ بعض علماءکی رائےہےتواس صورت میں ہرصحابیؓ کی رائےمختلف ہونےکی وجہ سےنظم ومناسبت کےموجود ہونےپراشکال آئےگا۔ ابن زبیرؒ نےالبرھان کےمقدمہ میں فرماتےہیں کہ ترتیب سوربنابراختلاف توقیفی ہویاتوفیقی دونوں صورتوں میں سورت اپنےماقبل کےساتھ مربوط ہوگی۔چنانچہ فرماتےہیں:

وکلا القولین والحمدللہ لایقدح فی الدین ولایثمرالاالیقین ۔فاعلم ان الامرفی ذالک کیفماقدرفلابد من رعی للتناسب-([5])"

الحمد للہ دونوں اقوال کی وجہ سے دین میں کوئی عیب نہیں آتا اور مزید یقین ہی کا فائدہ دیتے ہیں۔ پس جان لو کہ اس معاملے میں جو بھی قول لیا جائے تناسب کی رعایت ضروری ہے۔" اسی وجہ سے یہاں سورۃ الانفال کی ترتیب میں اختلافِ علماء کو بالائے طاق رکھ کر ما قبل کے ساتھ مناسبات بیان کئے ہیں۔

سیوطیؒ کے ہاں سور قرآن کی ترتیب:

سیوطیؒ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہونے کی صورت میں مناسبات کے وجود جب کہ توفیقی ہونے کی صورت میں عدم وجود کے قائل ہیں۔ اوراسرار ترتیب القرآن کے مقدمہ میں اس رائے کو ترجیح دی ہے کہ سوائے سورۃ الانفال اورالتوبہ کے باقی سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔یعنی ان دونوں سورتوں کا سورۃ الاعراف کے بعد واقع ہونا رسول اللہ ﷺ اور سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے توقیفی نہیں ہے بلکہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی اجتہاد سے یہاں رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

فالمختارعندی فی ذالک ماقالہ البیہقی:ان ترتیب السورتوقیفی سوی الانفال وبراءۃ-([6])

"میرے نزدیک بیہقیؒ کا قول راجح ہے کہ ترتیب سور سوائے انفال اور براءۃ(التوبہ)کے توقیفی ہے۔" اوراس کے بعد سوائے سورۃ الانفال کے ما قبل سورۃ الاعراف کے ساتھ مناسبت کے بیان کے ،باقی تمام سورتوں میں روابط بیان کئے ہیں جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپؒ ترتیب کے توقیفی یا توفیقی ہونے کو مناسبات میں مؤثر سمجھتے ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ مذکورہ دونوں سورتوں کو سورۃ یونس سے پہلے رکھنے کے دواعی پر بحث کر کے اسی جگہ کو دونوں کے لئے مناسب قرار دیا ہے۔

اس کے علاوہ سورۃ الاعراف کے ساتھ سورۃ الانفال کے بجائے مابعد سورۃ یونس اور سورۃ ھود کی مناسبت بیان کرنے میں اس حکمت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ احادیث میں سبع طوال کا ذکر آیا ہے جس میں ساتویں سورت سورۃ یونس کو شمار کیا گیا ہے۔ تو اگر یہاں پر سورۃ الانفال کا مستقلاً ربط بیان کیا جاتا تو یہ وہم ہونے لگتا کہ سورۃ یونس سبع طوال میں شامل نہیں ہے۔

البرہان کی روشنی میں سورۃ الانفال کا ما قبل کے ساتھ مناسبت:

ابن زبیرؒ نے سورۃ الانفال کا ما قبل سورۃ الاعراف کے ساتھ دووجوہ سے مناسبت بیان فرمائی ہے۔ پہلی مناسبت یہ ہے کہ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اخبارِ امم سالفہ تفصیلی بیان فرمائے اوراشقیاء کے احوال

کے بیان کے شروع میں ابلیس کا قصہ اور آخر میں بلعم بن باعوراء کا قصہ بیان فرمایا۔ اور یہ دونوں وہ تھے جو باوجود علم حاصل ہونے کے گمراہ ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے بلعم کے گمراہ ہو جانے کا سبب بھی بتادیا کہ کس جانب سے شیطان اس پر حملہ آور ہوا: وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ(7)" مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا، اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا رہا۔" تو اللہ تعالیٰ نے اشارۃً بتادیا کہ اپنے خواہشات کی پیروی ہر گمراہی کی جڑ ہے لہٰذا بندوں کو اپنے خواہشات ترک کرنے چاہئے۔ تو اس کے بعد سورۃ الانفال میں بتادیا کہ ان امور میں بھی اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو جس میں تمہیں اپنے حق ہونے کا یقین ہو۔ بلکہ اس میں بھی معاملہ اللہ اوراللہ کے رسول ﷺ کے سپرد کرو جیسے غنیمتوں کی تقسیم کا معاملہ ہوا۔ چنانچہ فرمایا: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ(8) "(اے پیغمبر) لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ مال غنیمت (کے بارے میں فیصلے) کا اختیار اللہ اور رسول کو حاصل ہے۔" ابن زبیرؒ فرماتے ہیں کہ یہاں پر ان کو ایسے مطالبہ سے روکنا جن کا انہیں حق پہنچتا تھا یہ بابِ سد ذرائع میں سے ہے۔ اور شریعت میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہے۔ جیسے ایک گھونٹ شراب پینا، ایک بار بد نظری کرنا اور عدت میں خِطبہ دینا وغیرہ کہ یہ امور بنفسہ حرام نہیں ہیں تاہم یہ حرام کے ذرائع ہیں تو حرام سے بچنے کے لئے اس کے ذرائع سے بھی بچنا چاہیئے اس میں احتیاط زیادہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان امور کو بیان فرمایا جن کا التزام لازم ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر خوف طاری ہونا، ہر کام میں اپنے رب پر بھروسہ واعتماد کرنا، نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام کرنا۔ اوران صفات سے متصف لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ: أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا-(9)" یہی لوگ ہیں جو حقیقت میں مومن ہیں۔" (10)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کا بدر کی جانب نکلنا اور غیر مسلح قافلے سے نمٹنے کی خواہش کو بیان فرما کر بتادیا کہ نتیجہ کے اعتبار سے ان کے لئے بہتر وہ تھا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا: وَيُرِيدُ اللهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ-(11)"اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے احکام سے حق کو حق کر دکھائے، اور کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے۔" اسی طرح کسی کو اللہ اوراللہ کے رسول ﷺ کے حکم میں کسی قسم کی ناانصافی کا خدشہ نہیں ہونا چاہئے۔ پھر آگے تک اسی کی تفصیل بیان فرمادی۔

دوسری وجۂ ربط ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں فرمایا: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ-(12) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو۔" تو یہاں سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے استماع کی کیفیت کی وضاحت فرمادی کہ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ

عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا۔([13]) کہ مؤمن کی شان یہ ہے کہ وہ دل کی کانوں سے سنتا ہے جس کی وجہ سے اس پر خوف طاری ہوتا ہے اوران کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے لہٰذا مؤمن کا سماع ان لوگوں جیسا نہیں ہوناچاہیئے جو سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے چنانچہ فرمایا: وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ-([14]) "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاناجو کہتے تو ہیں کہ ہم نے سن لیا، مگر وہ (حقیقت میں) سنتے نہیں ہیں۔"

اسرار ترتیب القرآن کی روشنی میں سورۃ الانفال کا ماقبل کے ساتھ مناسبت:

سیوطیؒ کے ہاں توقیفی ترتیب میں سورۃ الاعراف کے بعد یونس واقع ہے۔اور سورۃ الانفال اور التوبۃ کو عثمانؓ نے اپنی اجتہاد سے ان دونوں کے درمیان رکھاہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ سورۃ الاعراف کے ساتھ سورۃ یونس اور سورۃ ھود کو ملاکر ربط بیان کی جائے کیونکہ ان تینوں سورتوں میں انبیاءؑ کے قصص بیان ہوئے ہیں، تینوں مکہ میں نازل ہوئے ہیں اور خاص بات یہ کہ سبع طوال کی فضیلت میں جو حدیث وارد ہوئی ہے اس میں ساتویں سورت یونس کو شمار کیا گیاہے۔([15])

اسی طرح آگے سورۃ یونس کی مناسبات کے بیان میں سیوطیؒ نے سورۃ الاعراف کے ساتھ مزید چند مناسبات کا ذکر کیاہے۔ فرماتے ہیں کہ سورۃ یونس کے مطلع کے ساتھ مناسبت ہے۔ سورۃ الاعراف کے مطلع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایاتھا: لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ-([16]) یہاں پر انذار کو مقدم ذکر کیااور اس کے مفعول کو حذف کرکے اس کو عام بھی کیاہے۔ جبکہ ذکر کو مؤخر اور مؤمنین کے ساتھ خاص کیاہے۔ سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا--([17])دیکھیئے یہاں پر بھی انذار کو مقدم اور سارے لوگوں کے لئے عام کیاہے اور بشارت کو مؤخر اور مؤمنوں کے ساتھ خاص کیاہے۔

اسی طرح سورۃ یونس کا سورۃ الاعراف کے بعد لانے میں ایک ربط تفصیل بعد الاجمال کا ہے۔ سورۃ الاعراف میں فرعون اوراس کے قوم کا قصہ مختصراًذکر کیا گیاتھا۔ یہاں سورۃ یونس میں پورے بسط و تفصیل سے انکے غرق آب کرنے کا واقعہ بیان کیا گیاہے۔

سیوطیؒ کے ہاں سورۃ الانفال اور التوبۃ کی سورۃ یونس پر تقدیم کے وجوہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سورۃ الانفال اور التوبۃ کو سورۃ یونس اور سورۃ الاعراف کے درمیان رکھاحالانکہ ان دونوں سورتوں میں شدتِ اتصال ہونے کی وجہ سے فصل نہیں آناچاہیئے تھااس کی چندوجوہ سیوطیؒ نے بیان کئے ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے سورۃ الانفال کو باوجود قصیر ہونے کے سورۃ التوبہ پر مقدم کیا کیونکہ سورۃ

الانفال بسملہ پر مشتمل تھی تو سورۃ التوبہ اس کے لئے تتمہ اور بقیہ کی حیثیت رکھتاہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سورۃ التوبۃ کو سورۃ یونس سے پہلے اس وجہ سے لے آئے کہ سورۃ الاعراف کے بعد قرآن میں سورۃ التوبہ کے مناسب طویل دوسری سورت نہیں تھی۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب توقیفاً سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کی جگہ معلوم نہیں تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایسی سورتوں یعنی سبع طوال کے درمیان رکھنا مناسب سمجھا جن کی ترتیب پہلے زمانے سے ہی اچھی طرح معلوم تھی۔ تاکہ پتہ چلے کہ ان کا یہاں رکھنا امر توقیفی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ ان کا محل بتادیتے رسول اللہ ﷺ انتقال فرماگئے۔ اب اگر اس کو سبع طوال کے بعد رکھا جاتا تو اس وہم کا آنا یقینی تھا کہ یہ ان دونوں سورتوں کی جگہ توقیفاً ہے۔ جبکہ سبع طوال کی ترتیب اچھی طرح سے معلوم ہونے کی وجہ سے اس طرح کی وہم کی گنجائش نہ ہونے کے برابر ہے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ اگر سبع طوال کی آپس میں مناسبت کی وجہ سے ان دونوں کو سورۃ یونس کے بعد لایا جاتا اور پھر اس کے بعد سورۃ ھود کو لایا جاتا تو اوپر مذکورہ نقصان کے علاوہ سورۃ یونس اور اس کے بعد پانچ سورتوں میں فصل آجاتا۔ حالانکہ وہ قصص کے بیان، حروف مقطعات الر کے ساتھ شروع ہونے، کتاب اللہ کے ذکر، مکی ہونے، سوائے سورۃ الرعد اور سورۃ الحجر کے انبیاءؑ کے ناموں پر نام ہونے اور مقدار میں مناسبت کی وجہ سے آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے ان دونوں کو سورۃ یونس کے بعد نہیں لائے۔([18])

یہاں سورۃ یونس کی اپنے مابعد سورتوں کے ساتھ چھ وجوہ کی بناء پر مناسبت ثابت ہوئی۔ اس بناء پر سورۃ یونس کا اپنے مابعد کے ساتھ مناسبت قوی تر ہے بنسبت سبع طوال میں شامل ہونے کے۔ اسی طرح اگر ان چھ سورتوں سے بھی سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کو مؤخر کیا جاتا تو قصیر سورتوں کا مقدم آنا لازم ہوتا جو کہ مناسب نہیں تھا۔ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ سورتوں کی وضع میں فواتح کی مناسبت کی رعایت رکھی جاتی ہے۔ اور قرآن کریم میں حروف مقطعات سے شروع ہونے والے سورتوں کا ایک ساتھ رکھا جانا اس کی دلیل ہے۔

سیوطیؒ کے اسلوب پر پہلا اشکال اور اس کا جواب:

سیوطیؒ نے اپنی رائے پر وارد اشکال کو نقل کرنے کے بعد اس کا جواب دیا کہ سورۃ یونس اور سورۃ الاعراف کے درمیان سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ سے فصل لایا گیا ہے جس سے سورۃ الاعراف اپنے نظائر سے جدا ہوئی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہ سورۃ انفال کو سورۃ الاعراف اور سورۃ التوبہ دونوں کے مقابلے میں چھوٹی سورت ہونے کی وجہ سے مؤخر آنا چاہئے تھا۔

اس اشکال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اس سوال کو حبر الاُمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بہت پہلے اٹھایا تھا چنانچہ امام احمدؒ، امام ابو داؤدؒ، امام ترمذی"، امام نسائیؒ اور امام ابن حبانؒ وغیرہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سورۃ الانفال کے ترتیب کے بارے میں عثمان رضی اللہ عنہ سے دو سوال فرما رہے ہیں۔ ایک یہ کہ سورۃ الانفال چھوٹی سورت ہے اور اس کے باوجود اس کو طوال میں رکھا گیا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ سورۃ الانفال اور سورۃالتوبۃ سے سبع طوال کی معلوم ترتیب میں فصل لایا گیا ہے ایسا کیوں ہے؟

اب عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب پر غور کریں فرمایا کہ "میرے پاس اس بارے میں کوئی توقیفی حکم موجود نہیں تھی۔" پس انہوں نے خود اسے اجتہاد قرار دیا۔ اور سورۃ التوبہ کو جو سورۃ الانفال کے ساتھ ملا دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کا قصہ اور مضمون ایک دوسرے سے مشابہ تھا کیونکہ دونوں میں قتال اور عہود کے تھوڑنے کے احکام تھے۔ تو اسی شدتِ اتصال کی بناء پر دونوں کو ایک ساتھ لایا گیا ہے۔

سیوطیؒ کے اسلوب پر دوسرا اشکال:

سیوطیؒ سورۃ تبت کی ما قبل کے ساتھ مناسبت بیان کرنے میں امام رازیؒ کی تفسیر مفاتیح الغیب سے استفادہ کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: فَإِنْ قِيلَ: فَلِمَ بَدَأَ بِالْوَعْدِ قَبْلَ الْوَعِيدِ،قُلْنَا: لِوُجُوهٍ أَحَدُهَا: لِأَنَّ رَحْمَتَهُ سَبَقَتْ غَضَبَهُ وَالثَّانِي: لِيَكُونَ الْجِنْسُ مُتَّصِلًا بِالْجِنْسِ فَإِنَّهُ قَالَ: وَلِيَ دِينِ وَهُوَ النَّصْرُ كَقَوْلِهِ: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ، وَثَالِثُهَا: الْوَفَاءُ بِالْوَعْدِ أَهَمُّ فِي الْكَرَمِ مِنَ الْوَفَاءِ بِالِانْتِقَامِ،فَتَأَمَّلْ فِي هَذِهِ الْمُجَانَسَاتِ الْحَاصِلَةِ بَيْنَ هَذِهِ السُّوَرِ مَعَ أَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ مِنْ أَوَاخِرِ مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ وَتِلْكَ السُّورَةُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَ بِمَكَّةَ لِيُعْلَمَ أَنَّ تَرْتِيبَ هَذِهِ السُّوَرِ مِنَ اللَّهِ وَبِأَمْرِهِ-(19) "سورۃ النصر میں وعدہ ہے اور سورۃ تبت میں وعید ہے۔ یہاں پر وعدہ کو وعید پر مقدم کیا گیا ہے۔ اس کی کی تین وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اللہ تعالیٰ کے غضب پر سبقت لے گیا ہے۔ اور وعدہ رحمت ہے اور ہلاکت و وعید غضب ہے۔ دوسرا یہ کہ سورۃ الکافرون کے آخری آیت میں بالترتیب کافروں اور مؤمنوں کا تذکرہ ہے۔ اب سورۃ النصر کو اس کے پیوست لانا مناسب تھا تاکہ مومنین پر رحمت کا وعدہ سورۃ الکافرون میں مؤمنین کے تذکرے کے ساتھ پیوست اور متصل آجائے۔ تیسری یہ کہ وعدے کو وعید اور انتقام پر مقدم کرنا کرم کا تقاضا ہے۔ ان تینوں سورتوں کی ترتیب نزولی میں شدید اختلاف کے باوجود اتنی گہری مناسبت اس بات کا متقاضی ہے کہ قرآن کریم میں سورتوں کی ترتیب توقیفی یعنی من جانب اللہ ہے۔"

سیوطیؒ نے امام رازیؒ کے ترتیب سور کے توفیقی یا توقیفی ہونے میں اس واضح رائے کو نقل کیا ہے۔ تاہم اس پر آگے کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ سیوطیؒ اس باب میں امام رازیؒ کے ساتھ متفق ہے۔ حالانکہ اس کتاب کے مقدمہ میں امام سیوطیؒ نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کے بعد فرمایا تھا کہ میں اس رائے کو ترجیح دیتا ہوں کہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے علاوہ باقی سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔

سیوطیؒ کے اسلوب پر تیسرا اشکال:

یہاں سورۃ الانفال کے تحت سیوطیؒ نے اسلوب کے خلاف مصحف ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں سورتوں کی ترتیب کا ذکر کیا ہے۔حالانکہ پورے کتاب اور کہیں بھی موجودہ معہود و مشہور ترتیب کے علاوہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مرتب کردہ سورتوں کے ترتیب اوران کے اسرار کا ذکر نہیں۔ اور یہاں پر جب مصحفِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں سورۃ الانفال کا سورۃ النور کے بعد ذکر ہونے کا تذکرہ کیا تو اس کے بعد سورۃ النور اور سورۃ الانفال میں تفصیلاً مناسبت بھی بیان فرمائی۔ سیوطیؒ کا یہ طریقہ مناسب نہیں کیونکہ یا تو پھر ہر جگہ اس کا لحاظ ہونا چاہئے یا پھر کہیں بھی نہیں ہونا چاہئے۔

ابن زبیرؒ کے بیان کردہ مناسبات کی تحقیق اور وضاحت:

ابن زبیرؒ نے سورۃ الانفال کا ما قبل کے ساتھ ربط دو وجوہ سے قائم کیا ہے۔ پہلی وجہ مناسبت میں اسی انداز کو اپنایا ہے جو آپؒ کا دوسرے سورتوں میں معمول رہا ہے کہ سورت کے ابتدا کا ما قبل سے ربط قائم کیا اور پھر سورت کے مضامین کو اس انداز سے خلاصہ کیا کہ ابتدا سے ربط و تعلق ظاہر ہو۔ تاہم دوسرے وجہ ربط کے بیان میں ابن زبیرؒ نے سورۃ الانفال کی ایک آیت کا ما قبل سورۃ الاعراف کے ایک آیت سے ربط قائم کیا ہے۔ جس سے پورے سورت کے مضامین کا ما قبل سے ربط ظاہر نہیں ہوتا۔

ابن زبیرؒ نے سورۃ الانفال کی پہلی مناسبت کے بیان میں اصولِ فقہ کا قاعدہ سدِّ ذرائع بیان فرما کر ما قبل سورۃ الاعراف کے ساتھ مناسبت قائم کرنے پر استدلال کیا ہے۔ کہ سورۃ الاعراف میں بلعم بن باعوراء کے گمراہ ہونے کی وجہ خواہشات نفسانیہ کی پیروی کو بتایا گیا۔ تو اس کے بعد سورۃ الانفال میں غنائم کی تقسیم کے حوالے سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے خواہشات کی پیروی سے منع کر دیا۔

یہاں پر سوال ہو سکتا تھا کہ غنائم کی تقسیم کے حوالے سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی خواہش کی پیروی کرنا ممنوعات میں سے نہ تھی کیونکہ اس میں انہیں حق پر ہونے کا یقین تھا۔ ابن زبیرؒ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہاں پر صحابہ

رضی اللہ عنھم کو اپنی خواہش پر عمل کرنے سے روکنا سد ذرائع کے باب سے ہے۔ کہ یہ کام بنفسہ تو ناجائز نہیں، لیکن یہ حرام میں واقع ہونے کا ذریعہ اور سبب بن سکتا ہے۔ تو احتیاط اسی میں تھا کہ حرام سے بچنے کی خاطر پیشگی حرام کی طرف لے جانے والے ذرائع اور اسباب سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔

سورۃ الانفال کی ابتدائی آیت کی شان نزول کے بارے میں تفسیر الدر المنثور میں بیہقیؒ اور ابن مردویہؒ کے حوالے سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے۔ مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔ ہم میں سے ایک جماعت دشمن کے لشکر کے پیچھے چلا گیا۔ ایک گروہ میدان جنگ میں مال غنیمت اکھٹا کرنے لگا۔ اور ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کے گرد حصار بنایا تاکہ دشمن رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔ رات کے وقت جب آپس میں ملے تو جنہوں نے مال غنیمت جمع کیا تھا وہ کہنے لگے کہ مال غنیمت ہم نے اکھٹا کیا لہذا اس میں ہمارے ساتھ کسی اور کا حصہ نہیں۔ اور جنہوں نے دشمن کا پیچھا کیا تھا وہ کہنے لگے کہ مال غنیمت کے زیادہ حقدار ہم ہی ہے کیونکہ ہم ہی نے اس سے دشمن کو روکے رکھا اور شکشت دے دی۔ اور جن حضرات نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری نبھائی تھی وہ کہنے لگے کہ مال غنیمت کے سب سے زیادہ حقدار ہم ہیں کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے گرد حصار بنایا تھا کہ کہیں دشمن رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ فرماتے ہیں کہ ہم اس بحث میں محو گفتگو تھے سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات نازل ہوئی۔[20] چنانچہ اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے غنیمت کا اختیار رسول اللہ ﷺ کے حوالے کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سب شرکائے بدر میں اسے مساوی طور پر تقسیم فرمادیا۔

یہاں پر ابن زبیرؒ نے صحابہ رضی اللہ عنھم کے اختلاف کو اس تناظر میں لیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی اختلافی رائے بنفسہ جائز تھی۔ تاہم دوسرے وجوہ کی بناء پر انہیں روکا گیا۔ مفتی محمد شفیعؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: کہ غزوہ بدر کافروں اور مسلمانوں کے درمیان پہلا باقاعدہ معرکہ تھا۔ اس معرکہ میں فتح حاصل ہونے کے بعد جب مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا تو صحابہ رضی اللہ عنھم کے درمیان اس بارے ایک ایسا واقعہ سامنے آیا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اخلاص اور آپس میں اتفاق واتحاد کے اس مقام کے شایان شان نہ تھا جو صحابہ رضی اللہ عنھم کی پوری زندگی کا وطیرہ تھا۔ اس بناء پر سورۃ الانفال کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس اختلافی مسئلہ کو نمٹا دیا تاکہ اس مقدس جماعت کے دلوں میں سچائی، اخلاص، اتفاق واتحاد اور ایثار و قربانی کے سوا کچھ نہ رہے۔[21]

سابقہ شریعتوں میں اسباب وذرائع مطلقا حرام نہیں تھے جب تک اس کی وجہ سے حرام کا ارتکاب نہ ہو جاتی۔ تاہم شریعت محمدی ﷺ کو تا قیامت باقی رکھنا منظور تھا اس لئے یہاں پر جرائم اور ناجائز امور کے ساتھ ان کے اسباب کو بھی حرام کیا گیا جو بالذات تو حرام نہیں تاہم ان میں حرام تک لے جانے کا اندیشہ ہے۔ جیسے شریعت میں شراب پینا حرام ہے۔ تو سد ذرائع کے طور پر شراب کے بنانے، بیچنے، خریدنے اور اس کے تیاری کسی بھی قسم کی مدد کو بھی حرام قرار دیا گیا۔ اسی طرح شریعت میں اصلاً سود کو حرام ٹہرایا گیا۔ تو بطور سد ذرائع سود سے ملتے جلتے تمام معاملات کو بھی حرام ٹھرایا گیا۔ اسی طرح شریعت مطہرہ میں شرک اور بت پرستی کو بڑا ظلم اور معاف نہ ہونے والا جرم قرار دیا گیا ہے۔ تو سد ذرائع کے طور پر شرک کے اسباب اور ذرائع پر بھی پابندی لگادی گئی۔ چنانچہ طلوع افتاب، غروب افتاب اور عین زوال افتاب کے وقت نماز پر پابندی لگادی کیونکہ ان اوقات میں مشرکین سورج کی عبادت کیا کرتے تھے تو سد ذرائع کے طور پر اس وقت نماز اور سجدہ سے روکا گیا تاکہ مشرکین سے مشابہت پیدا نہ ہو۔ اسی طرح بتوں کے مجسمے اور تصاویر بنانے سے بھی اسی لئے روکا گیا کہ یہ بھی بت پرستی کا ذریعہ تھی۔([22])

سورۃ البقرۃ کی آیت: وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ---([23]) کے تحت مفتی شفیعؒ فرماتے ہیں کہ اس حکم کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ اس درخت یا اس کے پھل کو نہ کھایا جائے مگر احتیاط کے طور پر یہ حکم دیا گیا کہ اس اس درخت کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اس سے اصول فقہ کا مسئلہ سد ذرائع ثابت ہوتا ہے۔ یعنی بعض چیزیں اپنی ذات کے اعتبار سے ناجائز نہیں ہوتیں۔ لیکن ان کے اختیار کرنے سے کسی حرام کام میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تو اس جائز کام پر بھی پابندی لگادی جاتی ہے۔ جیسے یہاں پر درخت کے قریب جانا اس کے پھل کھانے کا ذریعہ بن سکتا تھا تو اس سبب اور ذریعہ پر بھی پابندی لگادی گئی۔ اصول فقہ کی اصطلاح میں اسی کا نام سد ذرائع ہے۔([24])

ابن زبیرؒ کی رائے میں سیوطیؒ کے ساتھ مماثلت:

ابن زبیرؒ سورۃ الاعراف کا ربط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:بسط تعالى حال من وقعت الاحالة عليه واستوفى الكثيرمن قصصهم الى آخرسورةهود۔([25]) اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف، سورۃ یونس اور سورۃ ہود میں ما قبل انبیاء اور اقوام کے واقعات تفصیلا بیان کئے ہیں۔ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم، نوح، ھود، صالح، لوط، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام کے قصے بیان فرمائے ہیں۔ اس کے بعد سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ میں امم ماضیہ کے تفصیلاً احوال ذکر نہیں ہے۔ اور پھر سورۃ یونس اور سورۃ ھود میں انبیاءؑ اور ان کے قوموں کے واقعات تفصیلاً ذکر ہیں۔ چنانچہ سورۃ یونس میں نوح، موسیٰ، ہارون اور یونس علیہم السلام جبکہ سورۃ ھود میں نوح، ھود، صالح، ابراہیم، لوط، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام اور ان کے اقوام کے واقعات تفصیلاً ذکر ہیں۔

ابن زبیرؒ نے سورۃ الاعراف سے سورۃ الھود کے بیان قصص کو ملا کر ابتدائے سورۃ الاعراف اورآخر سورۃ ھود کو آپس میں ملایاہے۔ جس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کاان کے درمیان واقع ہوناایک امرِ نادر ضرور ہے۔ جس کا اظہار سیوطیؒ نے نے برملا کیاہے اور فرمایاہے کہ سورۃ الانفال وبراءہ کے علاوہ باقی تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔ ابن زبیرؒ کامسلک یہ ہے کہ ترتیب توقیفی ہویاتوفیقی سورتوں کے مناسبات پر اس کاکچھ اثر نہیں پڑتا۔ تاہم سورۃالاعراف کے قصص کو سورۃ ھود سے ملانا یہاں پر اس مسئلہ کے مشکل ہونے کی طرف اشارہ کرتاہے۔

البرہان کی روشنی میں سورۃالتوبۃ کاسورۃالانفال کے ساتھ مناسبت:

ابن زبیرؒ فرماتے ہیں کہ سورۃالتوبہ کی سورۃالانفال کے ساتھ اتصال واضح ہے اوراسی شدت مشابہت اور موافقت کی وجہ سے شارع ﷺ نے بھی ان کے درمیان انفصال یعنی جدائی نہیں کی اوردونوں کے درمیان بسملہ کوذکر نہیں کیا۔

دونوں سورتوں کے مضامین پر اگر غور کیاجائے تو یہ شدت اتصال واضح ہوجاتی ہے۔ سورۃالانفال میں اللہ تعالیٰ نے قتال کاحکم دیاہے:وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ-([26]) جنگ سے بھاگنے کے حکم کوواضح کیاہے،اسی طرح قیدیوں کے احکام اور مومنین کی ولایت کے احکام بیان فرمائے ہیں۔

پھر سورۃالتوبہ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ساتھ عہد وپیمان کاحکم بیان فرمایاہے کہ جب وہ اپنے عہد کی پاسداری نہیں کرتے ہیں توان سے براءت کااعلان ہے۔ مشرکین میں سے کوئی پناہ طلب کرے تواس کاحکم اوراس کے متعلقہ دوسرے احکام بیان فرمائے ہیں۔ اس کے بعد کلام کو منافقین کے احکام کی بیان کی طرف لٹایا گیا۔ اور یہ سارے ایک ہی باب سے متعلق ابحاث ہیں جو دونوں سورتوں میں یکے بعد دیگرے وارد ہوئے ہیں۔

اسمائے سور کے حوالے سے دونوں مصنفین کے اسلوب کا تقابل:

قرآن کریم کے سورتوں کے نام میں اشتراک یاحروف مقطعات سے ابتدامیں مشترک ہونے یاکسی روایت میں ان کوایک جماعت شمار کرنے کو سیوطیؒ مستقل وجہ ربط شمار کرتے ہیں جیسے حوامیم، ذوات الر، سبع طوال، زہراوین اور معوذتین وغیرہ۔ پھر اگران سورتوں میں کسی دوسری قسم کی سورت کے ساتھ فصل آئی ہوتووہاں پر اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں۔ جیسے سیوطیؒ سورۃ یونس کو سبع طوال میں شمار کرتے ہیں۔اوردرمیان میں سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ کے ساتھ فصل آنے کی وجوہ ذکر فرما کر سبع طوال میں مناسبت برقرار رکھتے ہیں۔ جب کہ اس کے مقابلے میں

ابن زبیرؒ اسی طرح ناموں میں اشتراک کو وجہِ مناسبت قرار نہیں دیتے ہیں اسی وجہ سے آپؒ نے بجائے اس کے کہ سورۃ یونس کو سورۃ الاعراف کے ساتھ ملاکر مناسبت بیان کرے سورۃ الانفال کی سورۃ الاعراف کے ساتھ مناسبت کئی وجوہ کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

اسرار ترتیب القرآن کی روشنی میں سورۃ التوبہ کا سورۃ الانفال کے ساتھ مناسبت:

سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ سورۃ التوبہ کی سورۃ الانفال سے مناسبت کے بارے میں کچھ گفتگو پہلے ہوچکی ہے یہاں پر ہم اتنا کہتے ہیں کہ سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ--(27) اور یہاں سورۃ التوبہ میں اس کی تفصیل اور وضاحت بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح وہاں پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ--(28) اور یہاں سورۃ التوبہ میں منافقین کے قصہ میں فرمایا: وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً--(29)

دونوں سورتوں کے درمیان ایک اوروجہ ربط بھی ہے اور وہ یہ کہ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غنیمتوں کو پانچ حصوں میں تقسیم کرو اور خُمُس کے پھر پانچ اخماس بناؤ جو رسول ﷺ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دی جاسکے گی: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ--(30) اسی طرح براءۃ میں اللہ تعالیٰ نے صدقات کے تقسیم کی بحث چھیڑ دی ہے کہ ان کو آٹھ قسم کے لوگوں کا دیا جاسکے گا: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ--(31)

دونوں تفاسیر کا سورۃ التوبہ کے مناسبات کے حوالے سے تقابلی جائزہ:

ابن زبیرؒ نے سورہ الانفال اور سورۃ التوبہ کو ایک ہی موضوع کا تسلسل اور بیان قرار دے کر فرمایا کہ دونوں سورتوں کے مضامین آپس میں ایسے ملے ہوئے ہیں کہ توجیہ بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دونوں سورتوں کے درمیان بسملہ نہیں لائی گئی ہے۔ اور شارع ﷺ نے دونوں کو الگ نہیں فرمایاہے۔ ابن زبیرؒ کے اس بیان سے دوباتیں معلوم ہوجاتی ہے۔ ایک یہ کہ ابن زبیرؒ سورتوں کے مغلق مناسبات ذکر فرماتے ہیں۔ اور عام فہم مناسبات کو نہیں چھیڑتے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن زبیرؒ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ میں عدمِ انفصال کی بات حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اخذ کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ آپؒ کے ہاں معتبر اور قابل استدلال ہے۔

ابن زبیرؒ نے سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے درمیان بسملہ کے نہ لانے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ دونوں سورتوں کی مضامین میں شدت اتصال ہے۔ جب کہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ دونوں سورتوں میں شدت اتصال اور دوسری سورت پہلی سورت کا تتمہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے درمیان بسملہ کو نہیں لایا گیا ہے۔

ابن زبیرؒ نے فرمایا کہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ میں ایک ہی موضوع کے متعلق مسائلِ مختلفہ بیان ہوئے ہیں۔ تاہم آپؒ نے اس بات کی وضاحت نہیں کی ہے کہ سورۃ الانفال کو قصیر ہونے کے باوجود سورۃ التوبہ پر کیوں مقدم کیا گیا ہے۔

جب کہ اس کے مقابلہ میں سیوطیؒ نے سورۃ الانفال کے تحت اس بات کی خوب وضاحت کی ہے کہ سورۃ الانفال کے ابتدا میں بسملہ موجود تھا اور سورۃ التوبہ کے اول میں بسملہ موجود نہیں تھا اس بناء پر سورۃ الانفال کو مقدم لایا گیا ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۃ التوبہ تتمہ اور بقیہ ہے سورۃ الانفال کا۔ یہاں پر سیوطیؒ کو سورۃ الانفال کی تقدیم کی وجہ بیان کرنے کی ضرورت اس وجہ سے بھی زیادہ محسوس ہوئی کہ آپؒ نے سورۃ الانفال کا ماقبل سورۃ الاعراف کے ساتھ ربط بیان نہیں کیا تھا۔ جب کہ ابن زبیرؒ نے سورۃ الانفال کا سورۃ الاعراف کے ساتھ ربط بیان کیا تھا۔ تو اس وجہ سے آپؒ نے سورۃ الانفال کی تقدیم کی وجہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت محسوس نہیں۔

ابن زبیرؒ اور سیوطیؒ دونوں سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ میں شدت اتصال کے قائل ہیں۔ اور دونوں نے شدت اتصال کو واضح کیا ہے۔ اور قرآن کریم میں جہاں پر دو سورتوں میں شدت اتصال ہو تو دونوں حضرات نے وہاں پر نظیر میں سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ کو پیش کیا ہے۔ جیسے ابن زبیرؒ نے سورۃ التحریم اور سورۃ الطلاق، سورۃ التکویر اور سورۃ الانفطار اسی طرح سورۃ الطلاق اور سورۃ التحریم میں شدت اتصال کے بیان کے لئے سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ کو بطورِ نظیر پیش کیا ہے۔(32)

نتائج البحث:

1۔ ابن زبیرؒ نے سورتوں کی موجودہ ترتیب میں موجود مناسبات کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ اور موجودہ ترتیب سے ہٹ کر سورتوں میں مناسبات کو نہیں چھیڑا ہے۔

2۔ سیوطیؒ کے ذکر مناسبات کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ مناسبات سور پر گہری نظر رکھتے ہیں اور موجودہ ترتیب کے علاوہ بھی وہ سورتوں میں مناسبات پر غور وفکر کرتے ہیں۔

3۔ دونوں مصنفین کی سورۃ الانفال اور التوبہ کے مناسبات سے یہ حقیقت مزید واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں علوم ومعارف اور فوائد کی جہتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔ جتنا زیادہ اس میں غور وفکر کیا جائے گا اتنی زیادہ علوم ومعارف کے دروازے کھلیں گے۔

4۔ سورۃ الانفال کے مناسبات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ابن زبیرؒ اور سیوطیؒ دونوں نے مقدمہ میں ترتیب سور کے عنوان کے تحت جو موقف اپنایا تھا یہاں سورۃ الانفال پر آکر دونوں نے اپنے اپنے موقف کا خوب دفاع کیا ہے اور اسی کے مطابق چلے ہیں۔

5۔ سورۃ التوبہ میں دونوں حضرات نے ماقبل سورۃ الانفال کے ساتھ مضامین میں موافقت اور درمیان میں بسملہ نہ ہونے سے شدت اتصال کو ثابت کیا ہے۔

6۔ ابن زبیرؒ اور سیوطیؒ دونوں کا سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کی ترتیب کے بارے میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے استدلال اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں حضرات حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کو معتبر اور اس سے استدلال کو جائز سمجھتے ہیں۔

تجاویز:

سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ کی ترتیب کے متعلق امام ابن زبیرؒ اور امام سیوطیؒ کے آراء کا آحادیث وآثار اور مستند تفاسیر کے تناظر میں مطالعہ کیا جائے تو ایک تحقیقی مقالہ سامنے آسکتا ہے۔

سورۃ الانفال اور التوبہ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی تخریج وتحقیق کی جائے اور اس کے متعلق محدثین کی آراء کو جمع کیا جائے تو ایک تحقیقی مضمون سامنے آسکتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔عسقلانی،ابوالفضل احمد بن علی بن محمد،الدرر الکامنہ،دائرہ معارف عثمانیہ،حیدرآباد،ہندوستان،1392ھ/1972ء ج1،ص9

Asqalaani,Abul fazal Ahmad bin Ali bin Muhammad, al durar ul kamina,Daira Maarif Usmania,Hyderabad,india,1392H/1972,1/9

[2] ۔سیوطی،ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر،الاتقان فی علوم القرآن،دارالفکر بیروت،1417ھ/1996،ج2،ص349

Sautie,Abul fazal Abdur hman bin abi bakkar,Al-Itqan fi Ulomo ul Quarn,Darul fikr Biroot,1417H/1996,2/349

[3] ۔السخاوی،محمد بن عبدالرحمٰن،الضوء اللامع لاہل القرن التاسع،مکتبۃ الفرقان،بیروت،1415ھ/1994ء،ج4،ص50

Al sakhavi,Muhammd bin Abdurhman,Al Zaw ullmie Lahal ul Quarn u Tasee,Maktaba al Furqan,Biroot,1415H/1994,4/50

[4] ۔الغزی،نجم الدین محمد بن محمد،الکواکب السائرہ،دارالکتب العلمیہ،بیروت،1418ھ/1997ء،ج1،ص229

Al Gazi,Najmuldin Muhammad bin Muhammad,Al Kawakib ul alsaayira,Daar ul Kutob alemia,Biroot,1418H/1997,1/229

[5] ۔ابن زبیر،احمد بن ابراہیم،البرھان فی تناسب سورالقرآن،دارابن جوزی،سعودی عرب،1428ھ/2008ء،ص79

Ibn e Zubair,Ahmad bin Ibrahim,Al-burhan fi Tanasubul Quran,Daar ibn Juzi,KSA,1428H/2008,79

[6] ۔سیوطی،ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر،اسرار ترتیب القرآن،دارالفضیلۃ،قاہرہ،مصر،1423ھ/2002ء،ص48

Sautie,Abul fazal Abdurhman bin abi bakkar,Israr Tartibul Quran,Daar ul Afzalia,Qahira,Misr,1423H/2002,48

[7] ۔سورۃ الاعراف:176

Al Aaraaf:176

[8] ۔سورۃ الانفال:1

Al Anfal:1

[9] ۔ایضاً:4

IBID:4

[10] ۔ابن زبیر،البرھان فی تناسب سورالقرآن،ص103

Ibn e Zubair,Al-Burhan fi Tanasub Sowarul Quran,103

[11] ۔سورۃ الانفال:7

Al Anfal:7

[12] ۔سورۃ الاعراف:204

Al Aaraaf:204

[13] ۔سورۃ الانفال:2

Al Anfal:02

[14] ۔ایضاً:21

IBID:21

[15] ۔سیوطی،اسرار ترتیب القرآن،ص88

Sautie,Israr Tartebul Quran,88

[16] ۔سورۃ الاعراف:2

Al Aaraaf:02

[17]۔ سورہ یونس:2

Yunus:02

[18]۔ سیوطی، اسرار ترتیب القرآن، ص88

Sautie,Israr Tartebul Quran,88

[19]۔ امام رازی، ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسن، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ/1999ء، سورۃ النصر:1

Imam Razi,Abu Abdullah Muhammad bin umer bin Hsan,Mafatihul ghaib,Daar ahya ul turas al arbi,Biroot,1420H/1999,Sora Al nasar:1

[20]۔ سیوطی، تفسیر الدر المنثور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2006ء، ج3، ص507، سورۃ الانفال:1

Sautie,Tafseer Aldurul mansor,Zia ul Quran Publications Lahor,2006,3/507

[21]۔ مفتی، محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 1428ھ/2008ء، ج4، ص172، سورۃ الانفال:1

Mufti,Muhammad Shafi,Maarful Quran,Maktab Maarful Quran,Karachi,2008,4/172

[22]۔ سیوطی، تفسیر جلالین/شارح، مولانا محمد جمال، زمزم پبلشرز، کراچی، 1430ھ/2010ء، ج5، ص159، سورۃ الاحزاب:33

Sautie,Tafseer Jalalin,Sharih, Muhammad Jamal,Zamzam Publisher,Kararchi,2010,5/159

[23]۔ سورۃ البقرۃ:35

Al Baqarah:35

[24]۔ محمد شفیع، معارف القرآن، ج1، ص195، سورۃ الانفال:1

Muhammad Shafi,Maarful Quran,1/195

[25]۔ ابن زبیر، البرھان فی تناسب سور القرآن، ص100،

Ibn e zubair,Al burhan fi Tanasub Sowarul Quran,100

[26]۔ سورۃ الانفال:39

Al Anfal:39

[27]۔ ایضاً:58

IBID:58

[28]۔ ایضاً:60

IBID:60

[29]۔ سورۃ التوبۃ:46

Al Taubah:46

[30]۔ سورۃ الانفال:41

Al Anfaal:41

[31]۔ سورۃ التوبۃ:60

Al Taubah:60

[32]۔ ابن زبیر، البرہان، ص190

Ibn Zubair,Al burhan,190